



سوال

(407) نکاح متعہ کی وضاحت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کل نکاح متعہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے، کیا اسلام میں اس نکاح کی گنجائش ہے؟ اس کے متعلق وضاحت درکار ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی عورت سے ایک مقررہ مدت تک کے لیے نکاح کرنا متعہ کہلاتا ہے، اس قسم کا نکاح پہلے مباح تھا جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتے تھے اور ہمارے ساتھ ہماری بیویاں نہیں ہوتی تھیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم خود کو نحسی نہ کر لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرما دیا، پھر ہمیں اجازت دی کہ ہم کسی عورت سے کپڑوں وغیرہ کے عوض نکاح کر لیں، اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے درج ذیل آیت تلاوت کی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا مَبَاهِجَكُمْ بَنَاتِكُمْ لَكُمْ [1]

”اے ایمان والو! اپنے اوپر ان چیزوں کو حرام نہ کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں۔“ [2]

اس کے بعد اس نکاح سے قیامت تک کے لیے روک دیا گیا کیونکہ یہ عارضی رشتہ مقاصد نکاح کے منافی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر نکاح متعہ اور پالتوں گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا۔ [3]

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اوطاس کے موقع پر صرف تین دن کے لیے نکاح متعہ کی اجازت دی پھر اس کے متعلق اقتناعی حکم جاری کر دیا۔ [4]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دوران خطبہ فرمایا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین مرتبہ نکاح متعہ کی اجازت دی پھر اسے حرام کر دیا، اللہ کی قسم! مجھے کسی بھی شادی شدہ جوڑے کے نکاح متعہ کا علم ہوا تو میں انہیں رحم کروں گا۔“ [5] کتب حدیث میں نکاح متعہ کی رخصت کے بعد مختلف مقامات کی نشاندہی کی گئی ہے جہاں اس کا نسخہ ہونا مروی ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: درست بات یہ ہے کہ نکاح متعہ دو مرتبہ حرام ہوا اور دو ہی مرتبہ اس کی رخصت دی گئی، چنانچہ یہ غزوہ خیبر سے قبل حلال تھا

پھر اسے غزوہ خیبر کے موقع پر حرام کر دیا گیا۔ اس کے بعد فتح مکہ کے موقع پر اسے حلال کیا گیا اور (عام اوطاس بھی اسی کو کہتے ہیں) اس کے بعد نکاح منقہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام کر دیا گیا۔ [6]

بہر حال نکاح منقہ کی حرمت کے متعلق تمام اہل اسلام کا اجماع ہے، روافض اسے جائز کہتے ہیں، مہمور، سلف و خلف کے اجماع کے مقابلہ میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

[1] ۵ / المائدة: ۸۷۔

[2] صحیح بخاری، التفسیر: ۳۶۱۵۔

[3] صحیح بخاری، النکاح: ۵۱۱۶۔

[4] صحیح بخاری، النکاح: ۵۱۱۶۔

[5] ابن ماجہ، النکاح: ۱۹۶۳۔

[6] شرح نووی، ص: ۱۸۱، ج: ۹۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 350

محدث فتویٰ